Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون نمبر ۲۹/۴۹

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۱۷ رجب ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۳ احسان ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۳ جون ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۳۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ احسان (جون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے نام موصولہ ۱۲ احسان کی اطلاع مظہر ہے:۔
طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو اپنی حفاظت میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ہائی بلڈ پریشر اور شدید ضعف کی وجہ سے تاحال بہت ناساز ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

خاکسار کا بیٹا عزیزم ڈاکٹر مبارک احمد ویٹرنری سرجن بعارضہ ٹائیفائڈ بخار بیمار ہے اور اسے یہ حملہ دوبارہ ہوا ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے نیز اس مرض کے بعد کے مضر اثرات سے محفوظ فرمائے۔ آمین

غلام احمد عطاء
وکیل الزراعت تحریک جدید

خاکسار دو ہفتہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بخار سے تو آرام ہے البتہ کمزوری بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

احمد حسین
کاتب الفضل۔ ربوہ

مرکزی سالانہ امتحانات
برائے خدام و اطفال

مرکزی سالانہ امتحانات کے پرچے تمام مجالس کو بھجوائے گئے تھے۔ امتحان کے بعد پرچے واپس آنے شروع ہو گئے ہیں۔ تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر حل شدہ پرچہ جات مرکز میں واپس بھجوائیں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

ذلّت پر خوش اور موت پر راضی ہو جائیں یہاں تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے

یہی چیز ہے جس کی نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آرہی ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِہٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۵۱)

ترجمہ:۔ اور جب وہ جالوت اور اس کی فوجوں (کے مقابلہ) کے لئے نکلے تو انہوں نے کہا اے ہمارے رب ہم پر قوتِ برداشت نازل کر اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور ان کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فَقَالَ: لَقَدْ کَانَ مَنْ قَبْلَکُمْ لَیُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِیْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِہٖ مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَا یَصْرِفُہٗ ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِہٖ وَیُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰی مَفْرَقِ رَاْسِہٖ فَیُشَقُّ بِاثْنَیْنِ مَا یَصْرِفُہٗ ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِہٖ وَلَیُتِمَّنَّ اللّٰہُ ھٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاکِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰی حَضْرَمَوْتَ مَا یَخَافُ اِلَّا اللّٰہَ۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلے لوگوں کا گوشت لوہے کی کنگھیوں سے نوچ لیا جاتا لیکن یہ بات بھی انہیں دین سے نہ پھیر سکی اور سر پر آرہ رکھ کر دو ٹکڑے کر دیئے جاتے یہ سختی بھی انہیں دین سے نہ پھیر سکی۔ اللہ اس سلسلہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیگا (تمہاری یہ تمام تکالیف چھٹ جائیں گی) اور وہ دن آئے گا کہ ایک سوار صنعا سے حضرموت تک چلتا جائے گا اور خدا کے سوا اس کو کسی کا ڈر نہ ہو گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"استقامت سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمالِ استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرضِ خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے اُس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں، صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں، ذلّت پر خوش ہو جائیں، موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے، نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بے کس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ہر چہ بادا باد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں اور قضاء و قدر کے آگے دم نہ ماریں اور ہرگز بیقراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے۔ یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے، یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آرہی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰۵-۱۰۶)

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل، دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۷ رجب ۱۳۹۹ھ
۱۳ احسان ۱۳۵۸ ہش
۱۳ جون ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخرت کی پونجی بنانے کا انتہائی قیمتی زمانہ

انسان اِس دُنیا میں جو زندگی گزارتا ہے وہ بالعموم تین مختلف اَدوار میں منقسم ہوتی ہے ایک بچپن کا زمانہ، دوسرے جوانی کا زمانہ اور تیسرے بوڑھاپے کا زمانہ۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ انسانی زندگی کے تین مختلف ادوار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا
(المؤمن آیت ۶۸)

ترجمہ:۔ وہی (یعنی خدا ہی) ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون کے ایک لوتھڑے سے۔ پھر (پہلے دَور میں) اس سے وہ تم کو ایک بچہ بناکر نکالتا ہے۔ پھر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تم (دوسرے دَور میں) اپنی جوانی کو پہنچ جاتے ہو۔ پھر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ (تیسرے دَور میں) تم بڑھاپے کو پہنچ جاتے ہو۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے رحمِ مادر سے پیدا ہونے کے بعد اُس کی زندگی کے تین مختلف ادوار کا ذکر کیا ہے اور وہ ظاہر ہے بچپن، جوانی اور بڑھاپے کے دَور ہیں۔ ان میں سے پہلا اور آخری دَور ایک لحاظ سے باہم ملتے جلتے ہیں اور درمیانی دَور ان دونوں سے بالکل مختلف ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ بچپن میں انسان بے علم اور دوسروں کے سہارے کا محتاج ہوتا ہے۔ یہی حالت بڑھاپے میں عود کر آتی ہے۔ انسان قویٰ میں ضعف و اضمحلال کی وجہ سے پھر ایک لحاظ سے بے علم اور دوسروں کے سہارے کا محتاج ہو جاتا ہے۔ وہ خود محنت مشقت کرکے اپنی روزی کمانے کے قابل نہیں رہتا بلکہ اِس امر کا محتاج ہوتا ہے کہ اس کی اولاد یا دوسرے اقارب یا معاشرہ جو بھی صورت ہو اس کا بوجھ اُٹھائے اور اس کی ضروریات پوری کرے۔ جوانی میں انسان قویٰ کے مضبوط ہونے اور خداداد طاقتوں اور استعدادوں کے پورے طور پر بحال ہونے کی وجہ سے خوب چاق و چوبند اور بھاگ دوڑ کے قابل ہوتا ہے اور اگر وہ اپنی اِن استعدادوں اور صلاحیتوں سے صحیح رنگ میں پورا پورا فائدہ اُٹھائے تو وہ دین اور دُنیا دونوں میں بڑے بڑے کارنامے سرانجام دے سکتا ہے۔ قوت و طاقت اور دوڑ دھوپ کے اِس دَور کے بعد جب بڑھاپے کا دَور آتا ہے تو ضعف و اضمحلال اور اختلال کی وجہ سے انسان بڑی حد تک ناکارہ ہو جاتا ہے اور وہ کچھ کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسے ارذل العمر یعنی عمر کی بدترین حالت کا دَور قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جوانی کے بعد آنے والے اِس دَور کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا (الحج آیت ۶)

ترجمہ:۔ اور (جوانی کی عمر کو پہنچنے کے بعد) بعض ایسے ہوتے ہیں جو اپنی طبعی عمر کو پہنچ کے فوت ہو جاتے ہیں اور بعض تم میں ایسے ہوتے ہیں جو اپنی انتہائی بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں تاکہ بہت کچھ علم حاصل کرنے کے بعد پھر علم سے بالکل کورے ہو جائیں۔

اِس سے ظاہر ہے کہ زندگی کا بہترین دَور جوانی کا دَور ہوتا ہے اور یہ دَور اُس وقت تک چلتا چلا جاتا ہے جب تک انسان کے قویٰ مضبوط اور جملہ طاقتیں اور استعدادیں بحال رہتی ہیں اور وہ فعال زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے۔ اِس میں ماہ و سال کی کوئی قید نہیں ہوتی۔ بہرحال جب تک جوانی کا دَور جاری رہتا ہے اور انسان ہر قسم کی مشقت اُٹھانے اور کارنامے سرانجام دینے کے قابل ہوتا ہے وہ انسانی زندگی کا انتہائی قیمتی دَور ہوتا ہے۔ انسان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اس دَور کی قدر کرتے ہوئے دنیوی سرمایہ اکٹھا کرنے کے ساتھ ساتھ آخرت کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ سرمایہ فراہم کرلے۔ لیکن یہ زمانہ جہاں انتہائی کارآمد زمانہ ہوتا ہے وہاں طرح طرح کے خطرات سے بھی یہ پُر ہوتا ہے۔ ان خطرات کا مقابلہ کرکے اور ان کے ضرر سے بکلّی محفوظ ہوکر انسان کو آخرت کے لئے سرمایہ فراہم کرنا ہوتا ہے۔ اسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس زمانہ کی اہمیت واضح کرکے اِس کی قدر کرنے اور اس میں پیش آنے والے خطرات سے بچنے پر بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سوچنا چاہیئے کہ یہ تین زمانے بچپن، جوانی، پیرانہ سالی کے انسان پر کیسے مشکل ہیں اور ان میں کس قدر مشکلات اس کے لئے ہوتے ہیں۔ دو زمانے یعنی بچپن اور بڑھاپا تو خود ہی نکمّے اور ردّی ہیں کہ ان میں انسان کچھ نہیں کرسکتا۔ ہاں درمیان کا زمانہ جوانی کا کچھ ہے جس میں انسان آخرت کی پونجی بنا سکتا ہے۔ اِسی واسطے اگر یہ زمانہ جوانی کا بڑی احتیاط اور ہوشیاری سے بسر کیا جاوے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُمّید ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے کیونکہ ابتدائے زمانہ تو بے خبری اور غفلت کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ نہ کرے گا لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا۔ ہر شخص بوڑھے انسان کو دیکھ کر سمجھ سکتا ہے کہ وہ کیسا خود رفتگی کا زمانہ ہے۔ اِس لئے اُن لوگوں پر خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے جو ابتدائے زمانہ (جوانی) میں اس زمانہ (بڑھاپے) کے لئے سعی کرتے ہیں۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُس زمانۂ پیری میں ان کے لئے وہی تقویٰ اور خدا کی بندگی لکھی جاتی ہے۔ غرض آخر وہی ایک زمانہ جو جوانی کے جذبات اور نفسِ امّارہ کی شوخیوں کا زمانہ ہے کچھ کام کرنے کا زمانہ رہ جاتا ہے....

اس زمانہ (یعنی جوانی) کی بدیوں اور جذبات سے محفوظ رہنے کے لئے صرف انسان کی اپنی ہی کوشش کافی نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے رحم و حفاظت اور فضل کی ضرورت ہے جس کے حاصل کرنے کا ذریعہ صرف دعا ہے۔ نرا زہد ظاہری (جو انسان اپنی سعی اور کوشش سے کرتا ہے) کارآمد نہیں ہوسکتا جب تک خدا تعالیٰ کا رحم، حفاظت اور فضل ساتھ نہ ہو۔

بہرحال حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ و طہارت کے حصول کے لئے ضرورت اِس امر کی ہے کہ اِس زمانۂ شباب و جوانی میں انسان کوشش کرے جبکہ قویٰ میں قوت اور طاقت اور دل میں ایک امنگ اور جوش ہوتا ہے۔ اِس زمانہ کے مفاسد پر غور کرکے بچنے کی کوشش کرنا عقلمندوں کا کام ہے اور عقل اِس لئے اللہ تعالیٰ نے دی ہے کہ وہ اس طوفانِ عظیم سے جو کہ لوگوں کی روحانیت کو تباہ کر رہا ہے اپنے آپ کو بچاوے"۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

اِعلان برائے مبلّغین و مربیان اندرون و بیرون پاکستان

ان دنوں وکالتِ تبشیر یہ کوشش کر رہی ہے کہ خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ نے وقتاً فوقتاً مبلّغین کو جو ہدایات فرمائی ہیں ان کو جمع کرکے یکجائی طور پر شائع کر دیا جائے جو مبلّغین کے لئے ایک مشعلِ راہ کا کام دے۔

یہ ہدایات و نصائح بعض تو سلسلہ کے اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکی ہیں جو ضبطِ تحریر میں لائی جا رہی ہیں لیکن بعض ہدایات ممکن ہے مبلّغین کے ذاتی ریکارڈ میں ہی ہوں اور انہیں شائع نہ کیا گیا ہو لہٰذا اِس اعلان کے ذریعہ ہر مبلّغ و مربّی سے درخواست کی جاتی ہے کہ ان کے پاس اگر کوئی ایسی نصائح موجود ہیں تو ان کی نقل یا فوٹو سٹیٹ کاپی فوری طور پر دفتر تبشیر میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

جماعت کے کسی اَور دوست کے پاس اگر تبلیغ کے سلسلہ میں ایسی ہدایات موجود ہوں تو وہ بھی اِس اعلان کے مخاطب ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل التبشیر۔ ربوہ)

برائے توجّہ زعماء کرام انصار اللہ

زعماء کرام انصار اللہ سالِ رواں کے بجٹ کے مقابل تدریجی وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصیانِ کرام کا مقام

(مکرم صدر صاحب مجلس کارپرداز ربوہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے موصیوں کی حسب ذیل شان رسالہ "الوصیّت" وضمیمہ رسالہ الوصیّت میں بیان فرمائی ہے۔

تمام موصیان کرام کا فرض ہے کہ اس شان اور اس مقام کے حصول کیلئے اپنی قربانیوں کو بھی اور اپنی عاجزانہ دعاؤں کو بھی اپنے کمال تک پہنچائیں اور ہر وقت محاسبہ کرتے رہیں کہ کیا انہیں موجودہ قربانیوں کی رُو سے اِس مقام کے اہل ہیں یا کہ نہیں اور کیا وہ اپنی مالی قربانی کے جہاد میں اُسی باقاعدگی، جوش اور ولولے سے شامل ہیں جو اس شان کے مومنوں کے شایانِ شان ہے

(۱) "اور میں دُعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدّم کر لیا اور دُنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کیلئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔" (الوصیّت صـ۱۷)

(۲) "میں پھر دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقعہ تیرے لئے ہو چکے اور دُنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔" (ر صـ۱۸)

(۳) "اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تُو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرضِ نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تُو راضی ہے اور جن کو تُو جانتا ہے کہ وہ بکلّی تیری محبّت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبّت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔" (الوصیت صـ۱۸-۱۹)

(۴) "اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصّہ نہیں۔" (ر صـ۱۹)

(۵) "ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیّت میں اس سے بھی (یعنی ۱/۱۰ سے۔ ناقل) زیادہ لکھ دے۔" (الوصیت صـ۲۰)

(۶) "تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔" (الوصیت صـ۲۱)

(۷) "واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا اُن کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔" (الوصیت صـ۲۳)

(۸) "کوئی نادان اس قبرستان اور اس کے انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسبِ وحی الٰہی ہے اور انسان کا اس میں دخل نہیں اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دیگی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائیگا۔" (یعنی اس میں کسی موصی کی تدفین کے بعد خدا تعالیٰ کی یہ آواز ہمارے کانوں میں گونجتی ہے کہ ع داخلِ جنّت ہُوا یہ محترم۔ ناقل)۔ (الوصیت صـ۲۳ حاشیہ)

(۹) "یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا کہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کا دسواں حصّہ دیا جاوے بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسا وصیّت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابندِ احکامِ اسلام ہو اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسولؐ پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوقِ عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔" (الوصیّت صـ۲۶)

(۱۰) "جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصّہ کُل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مُہر لگا دیتے ہیں۔" (ر صـ۲۹)

(۱۱) "اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدّم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔" (الوصیّت صـ۳۰)

(۱۲) "پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کریں گے اور یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔" (الوصیّت صـ۳۱)

(۱۳) "تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔" (ضمیمہ الوصیت صـ۳۱)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے

کہ

اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلق باللہ — خدا کی حمد و ثناء

(مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان۔ بلاک وی (۷) ڈیرہ غازیخان)

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ عبادت تو اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے ذکر کا دوسرا نام ہے۔ قرآن کریم میں آیا ہے:۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ (الجمعہ) اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ غرض سب عبادتوں کا خلاصہ اسی کی یاد اور اسی کا ذکر ہی ہے۔

قرآن کریم میں دوسری جگہ آیا ہے "رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ" یعنی میرے بندے وہ ہیں جن کو بیع و تجارت یا دوسرے کاروبار میرے ذکر سے غافل نہیں کرتے اور اگر دنیاوی کاموں میں وہ مصروف بھی ہوں تو پھر بھی ذکر اللہ میں مشغول رہتے ہیں۔ "دست باکار و دل بایار" والی بات ہوتی ہے۔ عارفوں کا قول ہے "جو دم غافل سو دم کافر"۔ اور یہ بالکل صحیح ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ذاکر بندے ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں۔ چاہے وہ مردوں میں سے ہوں یا عورتوں میں سے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ وَالذّٰكِرِيْنَ وَالذّٰكِرٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ۔
پس اللہ تعالیٰ کے ذکر میں بہت برکات ہیں جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو، اس مجلس کی طرف خود اللہ تعالیٰ متوجہ ہو جاتا ہے۔ اور فرشتوں سے کہتا ہے کہ ان سب کے لئے میری طرف سے مغفرت لکھ لو۔ انبیاء اور صلحاء نے ذکر اللہ پر بہت زور دیا ہے کہ اس سے قلب کی صفائی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھتی ہے۔ جب اس کا ذکر بار بار ہوگا اور اس کی حمد و ثناء ہوگی تو اللہ تعالیٰ سے قرب بڑھے گا اور جب قرب بڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کے انعامات بھی ہوں گے کیونکہ انعامات مقربین کو ملتے ہیں۔ غیروں کو کون نوازتا ہے یا ان سے کھل کر بات کرتا ہے۔ جب بندہ خدا کو یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی بندہ کو یاد کرتا ہے۔ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ اور جس بندہ کو خدا یاد کرے، اس کی خوش قسمتی میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ ایک بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب کو فرمایا کہ میرا قرآن سنو۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُبی کو قرآن سناؤ۔ اُبی نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں مگر یہ تو فرمائیے کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر کہا تھا کہ اسے سناؤ۔ فرمایا۔ ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام لے کر کہا تھا کہ اُبی کو سناؤ۔ اُبی یہ سُن کر سجدہ میں گر پڑے اور کہا۔ قربان جاؤں میرے مولا نے میرا نام لے کر مجھے یاد کیا ہے۔ یہ میری کتنی خوش قسمتی ہے پس اللہ تعالیٰ کو اپنا ذکر بہت پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ سراپا حُسن ہے اور حُسن کی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی اس کی تعریف کرنے والا ہو۔ حج کیا ہے۔ یہی کہ حُسن ازل کے طلبگار کفن پہنے، سر منڈائے، ننگے پیر جلوہ گاہ حُسن کے گرد اپنے محبوب رب کو پکار رہے ہیں۔ لبیک اللھم لبیک۔ ان کی آنکھیں اشک بار ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ یہی سوز و گداز اپنے محبوب کے جذبۂ رحم و کرم کو کھینچ لاتا ہے اور وہ اس کی نگاہِ کرم سے فیض یاب ہو جاتے ہیں۔ جب بندہ کی آواز میں سوز ہو اور صدا دردناک بن جائے تو یہ کیفیت رحمت کے تاروں کو ہلا کر رکھ دیتی ہے۔ رحمت بڑھ کر اپنے بندہ کو آغوش میں لے لیتی ہے اور وہ بامراد ہو جاتا ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (منافقون) یعنی تمہیں میرے ذکر سے غافل کرنے والی دو چیزیں ہیں۔ ایک مال اور دوسرے اولاد۔ مال میں بیویاں بھی شامل ہیں۔ مال کی کثرت یا مال کی طلب انسان کو خدا کے ذکر کی طرف نہیں آنے دیتی اور وہ ہر وقت اسی جستجو میں رہتا ہے کہ اسے مال و دولت کثرت سے مل جائے تاکہ وہ عیش کی زندگی گذار سکے۔ دوسرے اولاد بھی اس کو خدا کی یاد سے غافل کر دیتی ہے اور یوں کہ وہ ہر وقت ان کی سود و بہبود میں لگا رہتا ہے اور ناجائز وسائل بھی اختیار کرنے سے نہیں چوکتا اور یہی چاہتا ہے کہ ان کے لئے بہت سامال چھوڑ جاؤں۔ پس انسان کو مال اور اولاد کے فتنہ سے خبردار کیا گیا ہے تاکہ یہ چیزیں اسے خدا کی یاد سے غافل نہ کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا نہیں کر سکتا جب تک باوجود اولاد کے بے اولاد نہ ہو۔ باوجود مال کے مفلس و محتاج نہ ہو اور باوجود دوستوں کے بے یار و مددگار نہ ہو۔ یہ ایک مشکل مقام ہے جو انسان کو حاصل کرنا چاہیئے

تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ حضرت بایزید کے عہد میں ایک کفن چور تھا جو کبھی کبھی شیخ کی صحبت میں آکر وعظ و تدریس سنتا رہتا تھا۔ آخر ایک دن اس کا دل معصیت کی زندگی سے تنگ آگیا اور بغیر کسی خارجی تحریک کے بایزید کی خدمت میں آکر اعتراف گناہ کیا اور اپنے گناہوں پر نادم ہو کر بایزید سے دعا کا طالب ہوا کہ خدائے رحیم و کریم اس کے گناہ بخش دے اور اسے سچی توبہ کی توفیق عطا فرما دے۔

جب دعا ہو چکی۔ معصیت سے آلودہ انسان رو رو کر پاک ہو گیا۔ بندے اور مولا کے درمیان کوئی حجاب نہ رہا رحمت کی ہم آغوشی کی لذتیں نصیب ہو گئیں تپیدہ دل کو قرار آگیا۔ دل کو تسکین مل گئی تو اب بایزید نو وارد کی خاطر و مدارت میں مصروف تھے۔ یہ خاطر و مدارت مادی نہ تھی بلکہ روحانی تھی۔

اس ضمن میں بایزید نے پوچھا، بیٹے! اپنی معصیت کی زندگی میں تم نے کتنے مُردوں کے کفن چرائے ہوں گے۔ کفن چور قدرے توقف سے بولا۔ ان کی تعداد کوئی ایک ہزار سے کم و بیش ہو گی۔ بایزید نے پوچھا۔ جن مردوں کے کفن تم نے اتارے ان میں سے کتنے مُردوں کے منہ رو بہ قبلہ تھے۔ وہ بولا۔ خیال ہے کہ ان میں سے صرف دو مُردے ایسے تھے جن کا منہ قبلہ کی جانب تھا۔ ورنہ سب پشت بہ قبلہ تھے۔ حاضرین میں سے کسی نے سوال کیا کہ مُردوں کے پشت بہ قبلہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟۔۔۔۔ بایزید فرمانے لگے کہ یہ سب لوگ وہ تھے جن کا اپنے رب پر اعتماد نہ تھا اور نہ وہ اسے یاد کرتے تھے۔ دنیا میں بھی ان کا رخ اپنے رب کی رحمت کی طرف نہ تھا۔ اخروی زندگی میں بھی وہ رو بہ قبلہ نہیں ہو سکتے اور وہ انسان جو رو بہ قبلہ نظر آئے وہ خدا یاد اور خدا پر بھروسہ کرنے والے تھے۔ خدا کی رحمت کے امیدوار تھے۔ اسی لئے قبر میں بھی ان کی نظریں رحمت کی طرف ہیں جس نے یہاں آکر ادھر کا رخ نہیں کیا مرنے کے بعد اس کا رخ ادھر کیسے ہو سکتا ہے

پس جس شخص نے اس رحیم و کریم اور محسن ذات کو یہاں نہیں پہچانا اور اس کے صفاتی جلوے اسے نظر نہیں آئے وہ اندھا نہیں تو اور کیا ہے وہ قیامت کے دن بھی اندھا اٹھے گا۔ قرآن کریم میں صاف لکھا ہے۔ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا۔ انسان کے اپنے وجود میں شک ہو تو ہو۔ خدا تعالیٰ کے وجود میں کیسے شک ہو سکتا ہے۔ پس وہ ذات جس سے انسان کا سچا اور حقیقی تعلق ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور صرف اسی کی خوشنودی سے نجات وابستہ ہے اور اس کی عنایتوں کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی حمد و ثنا میں انسان ہمیشہ اور ہر آن رطب اللسان رہے اور یہی کم سے کم شکر گذاری ہے جو انسان کی طاقت میں ہے ورنہ اس کی ثناء کا حق ادا نہیں ہو سکتا اور بزبانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہی کہنا پڑتا ہے سہ

اگر ہر بال ہو جائے سخنور
تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدہ مرحومہ کی یادیں——!

(مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی۔ ڈپٹی اسسٹنٹ ڈی۔ایم۔اے آر اولپنڈی)

والدِ محترم میاں حبیب اللہ صاحب مرحوم کی وفات کے پورے اٹھارہ سال بعد ہماری والدہ محترمہ دولت بی بی صاحبہ بھی ربوہ میں مورخہ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ تین بجے بعد دوپہر اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ ایک کٹر اہل حدیث خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ جب آپ کی والدِ محترم کے ساتھ شادی ہوئی تو اس کے فوراً بعد ہی والد صاحب کی بیعت کے ساتھ سنہ ۱۹۱۴ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ سے منسلک ہوگئیں۔ اس کے بعد آپ کا اپنے خاندان سے رشتہ بالکل ٹوٹ گیا اور سالہا سال تک کوئی تعلق نہ رہا جس کو آپ نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کیا اور احمدیت کے گوہر کو پاکر بہت خوش ہوئیں جبکہ آپ کو اور والد مرحوم کو اپنے خاندان کی مخالفت کا بھی سامنا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ دونوں نے احمدیت کو اس وقت قبول کیا جبکہ بیرونی مخالفت کے ساتھ ساتھ خود جماعت اندرونی طور پر بھی فتنہ کا شکار تھی اور اہل پیغام کے غلط پراپیگنڈا کی وجہ سے بہت سے اپنے بھی متاثر تھے اور خلافت ثانیہ کی بیعت کرنے سے ہچکچاہٹ محسوس کر رہے تھے۔ ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

والد صاحب مرحوم کے ساتھ ابتدائی وقت تنگی ترشی سے گذارا اور کبھی کوئی حرف شکایت زبان پر نہ لائیں اور مرکز سے جاری ہونے والی ہر تحریک میں حصہ لینے کی ہمیشہ ہی کوشش کرتیں۔ سنہ ۱۹۲۵ء میں نظامِ وصیت میں شامل ہوگئیں اور باوجود کوئی آمد نہ ہونے کے کچھ نہ کچھ حصہ وصیت میں ادا کرتی رہیں اور فکرمند رہیں کہ میں کماحقہ اس میں حصہ نہیں لے رہی۔ تحریک جدید، وقف جدید، فضل عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں فنڈ سب میں حصہ لیتی رہیں اور اس کے علاوہ بھی جو تحریک جاری ہوئی اس میں حصہ لینے کی کوشش کرتی رہیں۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ آپ کی ساری اولاد سوائے ایک کے نظامِ وصیت سے منسلک ہے بلکہ آپ کے پانچ پوتے پوتیوں نے بھی زمانہ طالبعلمی میں ہی اس بابرکت نظام میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

ہم نے جب سے ہوش سنبھالا آپ کو تلاوت قرآن کریم کا، نمازوں کا، نماز تہجد کا سختی سے پابند پایا اور جب تک نظر قائم رہی آپ نے تلاوت میں کبھی ناغہ نہیں ہونے دیا۔ بلکہ اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بنایا۔ ہم سب نے آپ سے قرآن کریم پڑھا اور آپ کی پیروی میں ہم نے بھی اپنے بچوں کو سکول میں داخل ہونے سے پہلے قرآن کریم ختم کرایا۔ الغرض آپ کو قرآن کریم سے خاص محبت تھی اور جب نظر جاتی رہی پھر بھی دوسروں سے کبھی کبھی قرآن کریم پڑھوا کر سنتی رہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نظامِ خلافت سے خاص محبت رکھتی تھیں اور اپنے بچوں کو بھی تلقین کرتی رہیں کہ خلافت سے وابستہ رہنے میں ہی سب برکات ہیں۔ احمدیت کی خدمت کا جذبہ بھی بدرجہ اتم موجود تھا۔ یہی وجہ ہے کہ گاؤں کا ماحول ترک کر کے سنہ ۱۹۳۰ء میں قادیان چلی گئیں اور پھر جب تقسیم ملک کے بعد پاکستان آنا پڑا تو باوجود کئی جگہ ٹھکانہ ملنے کے کہیں بھی دل نہ لگا اور پھر ربوہ آگئیں اور یہیں کی ہو رہیں۔ جب بھی ہم میں سے کسی کو خدمتِ دین کا موقع ملتا تو اس پر بہت خوشی کا اظہار کرتیں۔ اپنے پوتے عزیزم مکرم حنیف احمد محمود شاہد واقفِ زندگی حال مربی جماعت احمدیہ بدوملہی کے وقف کرنے پر بہت خوش ہوئیں اور ان کی کامیابی اور استقلال کے لئے ہمیشہ دعاگو رہیں۔ اسی طرح اپنے نواسے عزیزم مکرم داؤد احمد منیب متعلم درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ کے وقف کرنے پر بھی نہایت خوشی کا اظہار کیا۔

آپ خود اگرچہ پڑھی لکھی نہیں تھیں مگر اپنے بچوں کو پڑھانے کا بہت شوق تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ ہمیں گاؤں کے گندے ماحول سے نکال کر قادیان کی مقدس فضا میں لے آئیں۔ تاہم اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے خدمتِ دین کے قابل ہو سکیں۔ چنانچہ ہم سب زیورِ تعلیم سے آراستہ ہوئے حتیٰ کہ ہماری سب سے چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ سعیدہ قریشی صاحبہ وائس پرنسپل گورنمنٹ کالج فار وومن اٹک نے انگریزی میں ایم۔اے کیا تو بہت خوشی کا اظہار کیا اور پھر آپ کی لگائی ہوئی شمع کے نتیجہ میں جب خاکسار کے بچوں میں سے عزیزم مکرم حنیف احمد محمود واقف زندگی نے شاہد کیا اور عزیزہ مکرمہ صادقہ حبیب لیکچرار گورنمنٹ کالج جھنگ نے ریاضیات میں ایم ایس سی کیا اور اور عزیزم مکرم مجید احمد بشیر نے فزکس میں ایم۔ایس سی میں اپنی تعلیم مکمل کی تو بہت خوش ہوئیں وفات سے دو ہفتہ قبل عزیزم مکرم مبارک احمد شریف کو میڈیکل کالج فیصل آباد میں داخلہ ملا تو باوجود علالت کے مبارکباد دینے کے لئے آئیں اور ایک ہفتہ ہمارے ہاں قیام کیا حتیٰ کہ وفات سے دو گھنٹہ قبل بھی میری بیگم صاحبہ سے اس کا ذکر کر کے دعا دیتی رہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپ اس سے بہت مطمئن تھیں کہ آپ کے پوتوں اور نواسوں نے شمع تعلیم کو فروزاں کرنے کا عزم بالجزم کر رکھا ہے میں چونکہ بوجہ ملازمت آپ کے پاس کم رہتا اس لئے مجھے خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھتیں اور اب جیسا کہ میرے بچے بسلسلہ تربیت و اصلاح اور ملازمت بکھرنے لگے تو انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھتیں۔ بہت دعاگو تھیں اور ہمیں بھی دعاؤں پر دوام اختیار کرنے کی ہمیشہ تلقین کرتی رہیں اور خواہش رکھتیں کہ ہمارے بچے اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوں اور احمدیت کے خادم بنیں۔ ہمیشہ حق و انصاف کا ساتھ دیتیں اور چاہے کوئی برا مناتے اس کو حق و انصاف کا پابند رہنے کا کہتی رہتیں۔ باوجود ضعف و کمزوری کے آخر دم تک ہوش و حواس میں رہیں اور نمازوں کی سختی سے پابند رہیں اور سب کو اس کے لئے تاکید کرتی رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کا انجام بخیر فرمایا۔ اپنے پیچھے بھرا ہوا گھر چھوڑا جبکہ آپ نے اپنی زندگی خالی گھر سے شروع کی تھی اور آپ اس کے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے بعد بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔ اللھم ادخلھا فی اعلیٰ علیین

والد صاحب محترم کی وفات کے بعد ہم ان کی دعاؤں سے محروم ہوگئے تھے مگر اس کمی کو والدہ محترمہ نے کبھی محسوس نہ ہونے دیا اور اب وہ بھی ہم کو چھوڑ کر چلی گئیں جس سے دل سخت حزیں ہے احباب سے دردمندانہ درخواست ہے کہ ان کی بلندیٔ درجات اور ہمارے لئے صبر و قرار کیلئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اب ہمیں اور ہماری اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں خادم دین بنائے تا ان دعاؤں میں سے ہم حصہ لے سکیں جو وہ ہمارے لئے آسمان پر چھوڑ گئی ہیں۔ اللھم آمین یا ارحم الراحمین۔ ؎

دنیا بھی اک سرا ہے
بچھڑے گا جو ملا ہے
اگر سو برس رہا ہے
آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا
یہ گھر ہی بے بقا ہے

جلسہ یوم خلافت

مورخہ یکم احسان (جون) بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ (کوٹ احمدیاں۔ ضلع بدین) میں زیر صدارت چوہدری عبدالغفور صاحب جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی قرآن مجید کی تلاوت سے شروع ہوئی جو چوہدری مسعود احمد صاحب مسعود نے کی۔ بعدہٗ منور احمد طاہر اور طاہر احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ افضال احمد صاحب عابد، مظفر احمد صاحب ظفر نے مضمون پڑھے اس کے بعد عزیزم مغفور احمد منیب مربی سلسلہ نے خلافت کی اہمیت اور برکات پر چالیس منٹ تقریر کی۔ آخر میں صدر جلسہ نے مختصر خطاب کیا اور خلافت سے وابستہ رہنے کی پرزور تلقین کی۔ پریذیڈنٹ صاحب جماعت نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام کو پہنچا۔ حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے خوش کن تھی۔ عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔

بشیر احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد
کوٹ احمدیاں۔ ضلع بدین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی ایمان کی تعریف

اصل بات یہ ہے کہ قربانی کرنا مشکل نہیں، ایمان لانا مشکل ہے۔ جس کے دل میں ایمان پیدا ہو جائے۔ اس کے لئے کوئی بھی قربانی مشکل نہیں۔

اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اگر تم نمازوں کے پابند ہو، اگر تم روزے رکھنے سے جی نہیں چُراتے، اگر تم ایک دوسرے کا مال نہیں کھاتے، اگر تم اپنے کاموں میں سُست اور غافل نہیں، اگر دین کے لئے قربانی کرنے کی رُوح تم میں پائی جاتی ہے، اگر قربانی کے مواقع پر تم بھاگنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے جان قربان کرنے کی تڑپ تمہارے اندر ہر وقت پائی جاتی ہے، اگر صداقت اور راستبازی کی عادت تمہارے اندر پائی جاتی ہے، اگر تم میں یہ وصف پایا جاتا ہے کہ تم ہمیشہ سچ بولتے ہو خواہ تمہارے باپ کو نقصان پہنچے، تمہارے بیٹے کو تکلیف پہنچے، اگر سچ بولنے کی وجہ سے تمہارا بیٹا پھانسی چڑھ جاتا ہے تم کہتے ہو کہ میں سچ ہی بولوں گا۔ اگر میرا باپ یا میرا بیٹا پھانسی چڑھتا ہے تو بے شک چڑھ جائے۔ اگر تم میں اتنا اخلاص پایا جاتا ہے کہ تم سمجھتے ہو دین کے مقابلہ میں کسی چیز سے محبت نہیں کر سکتا۔ تب بے شک کہا جا سکتا ہے کہ تمہارے اندر وہ چیز پائی جاتی ہے جس کا نام ایمان ہے کیونکہ یہی چیزیں ہیں جن کی وجہ سے اس کا نام ایمان رکھا گیا ہے۔"

اگر یہ ایمان ہم سب میں پیدا ہو جائے تو مالی قربانی کا سوال آسانی سے حل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اپنے امام کے حضور اپنی شاندار قربانی پیش کرے گا اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزانہ التجا ہے کہ وہ ہم سب میں وہ ایمان و اخلاص پیدا کر دے جو اس کی رضاء کا موجب ہے اور جس ایمان کو اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید)

دینی علوم کے حصول کی اہمیت

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کسی چیز کا علم ہی نہ ہو تو اس کے لئے کوشش بھی نہیں ہو سکتی۔ قرآن شریف میں حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق آیا ہے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا کہ آدم علیہ السلام کو صفاتِ الٰہیہ کا علم دیا گیا۔ اس کے نتیجہ میں انہوں نے ترقی کی۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

بے علم نتواں خدا را شناخت

اس بیان سے علم دین کے حصول کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ بعض لوگ جب بڑی عمر کو پہنچتے ہیں اور انہیں دینی علم کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ اب بوڑھے طوطے کہاں پڑھ سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد رکھنا چاہیئے آنجناب فرماتے ہیں:۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَھْدِ اِلَی اللَّحْدِ

کہ اے مسلمانو! علم کو حاصل کرو بچپن سے لے کر لحد میں پڑنے کے زمانہ تک۔

تاریخ شہادت دیتی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں میں سے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کافی عمر کے تھے۔ ان حضرات نے باوجود کافی عمر کے ہونے کے قرآن کریم اور تمام دینی علم کو یاد کیا۔ اس سے فائدہ اٹھایا اور حدیث فلیبلغ الشاھد الغائب کے ماتحت علم کو آگے دوسرے اصحاب تک پہنچایا۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ اس زمانہ میں علم کے حصول کی جو سہولتیں ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھیں مگر پھر بھی ان مقدسین نے تکلیفیں اٹھائیں اور اسلام کے حکم کی تعمیل کی اور بڑی قربانیاں کر کے اس فریضہ کو سرانجام دیا۔ علاوہ ازیں علم دین کے حصول کی اہمیت کا اس حدیث سے بھی پتہ چلتا ہے۔ آنجناب فرماتے ہیں:۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْنِ۔

کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔ یعنی عرب سے عجم جانا پڑے پھر بھی علم کو حاصل کرو۔

اب تو یہ ہوتا ہے کہ دنیوی علم کے حصول کے لئے لوگ انگلستان اور امریکہ جاتے ہیں مگر خدا اور رسولؐ کے فرمودہ کے مطابق علم دین کے حصول کے لئے کوشش نہیں کی جاتی۔ اس زمانہ میں یہ کام جماعت احمدیہ کرتی ہے اور اپنے احباب کو تلقین کرتی رہتی ہے۔ اس مختصر نوٹ کی غرض بھی یہی ہے کہ جماعت احمدیہ کے انصار اللہ علم دین کے حصول کے لئے خاص توجہ دیں اور ایسا نمونہ قائم کریں کہ جماعت کے دوسرے حصے ان سے سبق حاصل کریں۔ (قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

خریداران مصباح کیلئے ضروری اطلاع

ماہنامہ مصباح کی خریدار بہنوں کی طرف سے روزانہ بہت سے خطوط موصول ہو رہے ہیں کہ ماہ اپریل و ماہ مئی کا رسالہ نہیں ملا۔

جملہ احمدی بہنوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ رسالہ مصباح کے پبلشر مکرم محمد شفیق قیصر صاحب وفات پا چکے ہیں۔ اب جب تک حکومت کی طرف سے نئے پبلشر کی منظوری نہیں ملتی قانوناً رسالہ شائع نہیں ہو سکتا۔ نئے پبلشر کی منظوری حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ تاہم جب تک یہ منظوری نہ ملے ہم جملہ خریداران مصباح سے مجبوراً اس التوا پر اظہار معذرت کرتے ہیں اور انہیں مطلع کرتے ہیں کہ پبلشر کی منظوری مل جانے پر انشاء اللہ بلا تاخیر رسالہ شائع ہو کر ان کی خدمت میں پہنچ جائے گا۔

(امۃ اللطیف خورشید۔ مدیرہ مصباح)

احباب جماعت محتاط رہیں

ایک نوجوان طالبعلم جاوید اختر جگنو نامی۔ رنگ پکا گندمی۔ قد درمیانہ۔ لاہور حلقہ رحمانپورہ کا رہنے والا اپنے آپ کو کچھ عرصہ سے احمدیت میں داخل ہونا بتاتا ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ اُسے اس کے والدین اور بھائیوں نے مار پیٹ کر گھر سے نکال دیا ہوا ہے۔ یہ نوجوان مختلف مقامات پر مختلف رنگ میں امداد حاصل کرتا رہا ہے۔ پچھلے چند ماہ بعض ذمہ دار احباب کی سفارش پر دار الحمد لاہور میں بھی قیام پذیر رہا۔ جہاں سے اسے بعض شکایات پر نکال دینا پڑا اور رحمانپورہ لاہور میں اس کے گھر پہنچانے پر اس کی مصنوعی کہانی کا سارا پول کھل گیا۔ گھر سے اپنی آوارہ حرکات کے باعث ماں باپ سے ناراض ہو کر نکل آیا تھا۔ محلے کے احمدی لڑکوں سے میل ملاپ کر کے یہ کہانی گھڑی۔ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے یہ اطلاع شائع کرائی جاتی ہے کہ کوئی دوست اس کے دھوکہ میں نہ آئے۔

(چوہدری) غلام رسول۔ دار الحمد لاہور

قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فرمان ہے:۔

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا۔" (الفضل ۲۳ر فروری ۱۹۶۶ء)

احباب کا فرض ہے کہ قیامت کی جوابدہی سے بچنے کے لئے اپنے بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں اور اس نعمتِ عظمیٰ سے انہیں بہرہ ور فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۴۱۰۴

میں اقبال بیگم زوجہ عبدالرشید خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی ساکن تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر وصول شدہ ۱۱۷۲/- روپے
زیورات طلائی کُل وزن ۲ تولے مالیت ۲۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ــــ روپے ماہوار آمد بصورت ــــ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ اقبال بیگم زوجہ عبدالرشید خان
گواہ شد عبدالرشید خان (خاوند موصیہ) وارڈ نمبر ۱ تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد۔
گواہ شد حکیم عبدالمنان ولد حکیم عبدالرحمٰن صاحب تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۴۱۰۵

میں طاہرہ صدیقہ زوجہ حفیظ اللہ خان صاحب قوم حیدرانی بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی ساکن شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زیورات طلائی ۸½ تولہ مالیت ۱۵۳۳۰/- روپے۔
۲۔ کلائی گھڑی مالیت ۲۰۰/- روپے
۳۔ سلائی مشین ۵۰۰/- روپے
۴۔ بھینس ایک راس ۳۰۰۰/- روپے
۵۔ حق مہر بذمہ خاوند ۸۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ طاہرہ صدیقہ
گواہ شد حفیظ اللہ خان (خاوند موصیہ) ڈویژنل انجینئر ریلوے۔ وصیت نمبر ۱۷۱۳۲۔
گواہ شد قریشی عبدالرحمٰن۔ وصیت نمبر ۶۹۳۸۔

مسل نمبر ۲۴۱۰۶

میں امۃ الکریم بنت شیخ جان محمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ ــــ عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی ساکن ساہیوال ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

ششماہی فصل پر ۵۰۰/- روپے ششماہی۔
سالانہ آمد اندازاً ۱۰۲۰۱۷ یونٹ ۱۰۰/- روپے سالانہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ امۃ الکریم بنت شیخ جان محمد صاحب c/o چوہدری حفیظ الدین ۵۶ اولڈ سول لائنز ساہیوال۔
گواہ شد میجر منظور احمد ریٹائرڈ ولد شیخ جان محمد صاحب ۲۵ پرانی سول لائنز ساہیوال۔
گواہ شد منیر مسعود ولد چوہدری نور الدین صاحب ۵۶ سول لائنز ساہیوال

مسل نمبر ۲۴۱۰۷

میں حیدر بی بی بیوہ غلام محمد صاحب مرحوم قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن ۱۴۷ گ ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ۲ بھینس مالیت ۶۰۰۰/- روپے
۲۔ ڈنڈیاں ایک تولہ ۱۰۰۰/- روپے
۳۔ حق مہر (معاف شدہ) ۳۲/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

میں اقرار قانونی و شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ــــ روپے ماہوار آمد بصورت ــــ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ حیدر بی بی بیوہ غلام محمد صاحب مرحوم چک ۱۴۷ گ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد۔
گواہ شد چوہدری فضل القادر (دلیر موصیہ) چک ۱۴۷ گ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد۔
گواہ شد چوہدری عطاء اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ اسلام پورہ ضلع فیصل آباد۔

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ عرصہ دو سال سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ کبھی افاقہ ہو جاتا ہے مگر دو تین ماہ بعد پھر مرض عود کر آتا ہے۔ چند دنوں سے پھر مرض میں شدت پیدا ہو گئی ہے۔

احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور لواحقین کی پریشانی دور ہو۔ آمین۔

(سعید احمد ولد چوہدری دین محمد صاحب۔ چک ۹۳/6-R تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر)

(۲) عزیز سمیع اللہ ابن مکرم حفیظ اللہ صاحب ناصر آباد کالونی ربوہ کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔

احباب جماعت عزیز موصوف کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

حمید الدین
ناصر آباد کالونی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمرؓ درس القرآن کلاس سال سنہ ۱۹۷۹ء

فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ ۲۸ جولائی سے ۱۳ اگست تک مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔ لہذا جملہ امرائے کرام و مربیان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ:۔

۱۔ کلاس میں شامل ہونے والے طلبہ کی فہرست نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اور طالبات کی فہرست محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی خدمت میں بھجوا دی جائے۔

۲۔ کلاس میں شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ طالب علم کے پاس اپنے امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق ہو۔ اس کے بغیر داخلہ کی اجازت نہ ہوگی۔

۳۔ طالبات کو کلاس میں شمولیت کے لئے اکیلے نہ بھجوایا جائے بلکہ مقامی جماعت یہ انتظام کرے کہ کوئی نگران ضرور ان کے ہمسفر ہو۔

۴۔ طلبہ کو تاکید فرمائیں کہ وہ اپنے ہمراہ قرآن مجید اور سر پر پہننے کے لئے ٹوپی یا پگڑی لائیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ نمازوں کے دوران کوئی ننگے سر نہ ہو۔ ننگے سر پھرنا اسلامی شعار کے خلاف ہے۔

۵۔ اس بار معیار اول و دوم کی تدریس ایک ساتھ مسجد مبارک میں اور معیار سوم کی کلاسیں الگ ایوانِ محمود میں ہوگی۔ ہر دو جگہوں پر پردہ کا انتظام ہوگا۔

امتحانات حسبِ سابق ہر سہ معیار کے الگ الگ ہوں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

انتقال پُرملال

مکرم مرزا رفیق احمد صاحب ولد مرزا گل محمد صاحب آف قادیان کی بچی ۹ جون ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ صبح ۵½ بجے چار ماہ کی عمر میں چند روز بیمار رہنے کے بعد فیصل آباد مشن ہسپتال میں بقضائے الٰہی انتقال کر گئی۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

عزیزہ مرحومہ مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مرحوم کی نواسی اور مکرم مرزا گل محمد صاحب مرحوم آف قادیان کی پوتی تھی۔ بچی کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب صدر محلہ دارالیمن نے اسی روز بعد از نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب باجوہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کرائی۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

وقفِ جدید اچھا کام کر رہی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وقفِ جدید اچھا کام کر رہی ہے لیکن اس کے کام میں زیادہ حُسن پیدا ہونا چاہیئے اور جماعت کو کام کرنے والوں کی تعداد بڑھانی چاہیئے اور کام کرنے کے لئے جس سرمایہ کی ضرورت ہے وہ مہیا ہونا چاہیئے۔"

وقفِ جدید کے مالی سال کا چھٹا مہینہ گزر رہا ہے۔ توقع ہے کہ تمام اُمراء صاحبان اور صدر صاحبان ذاتی طور پر دلچسپی کا اعلیٰ مظاہرہ کر کے عہدیداران اور مخلصین جماعت کے تعاون سے وقفِ جدید کے مجاہدین کی تعداد بڑھانے کی بھی کوشش کریں گے اور سلسلہ کے دیگر چندوں کے ساتھ ساتھ چندہ وقفِ جدید کی وصولی کی طرف بھی پوری پوری توجہ دیں گے۔ تاکہ اختتامِ سال سے قبل ہی یہ چندہ بھی بجٹ کے مطابق وصول ہو کر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

لاہور میں تربیتی کلاس

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کی زیرِ صدارت مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیرِ اہتمام مورخہ ۲۲ جون ۱۹۷۹ء بروز جمعہ ایک روزہ تربیتی کلاس خدام و اطفال کی ہوگی۔ جس میں مرکزِ سلسلہ سے مندرجہ ذیل بزرگان تشریف لائیں گے:۔

مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخِ احمدیت

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب مہتمم تربیت۔

تمام خدام، اطفال سے خصوصاً اور احبابِ جماعت سے عموماً گزارش ہے کہ وہ تربیت کے اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

عبدالمالک
ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس

تقریب شادی و درخواست دعا

خاکسار کے ہم زلف برادرم محترم ونگ کمانڈر ایس۔ ایم۔ لطیف صاحب کی صاحبزادی عزیزہ عُرفی لطیف کی شادی کی تقریب مورخہ ۵ اپریل ۱۹۷۹ء کو پی۔ اے۔ ایف کیمپ۔ بڈابیر (پشاور) میں منعقد ہوئی۔ عزیزہ کے نکاح کا اعلان عزیزہ کے تایا برادرم محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ کوئٹہ و بلوچستان نے عزیزم نعیم طاہر صاحب ڈائریکٹر پین پاور انٹر کانٹی نینٹل ہوٹلز (پاکستان) کے ساتھ بعوض مبلغ پچاس ہزار روپیہ مہر فرمایا۔ بارات کراچی سے عزیزم نعیم طاہر صاحب کی سرکردگی میں بڈابیر پہنچی۔ اور تقریب رخصتانہ میں برادرم محترم شیخ محمد حنیف صاحب، برادرم محترم شیخ محمد اقبال صاحب (کوئٹہ)، برادرم محترم بریگیڈیر ڈاکٹر محمود الحسن صاحب اور برادرم محترم شیخ عبدالحمید صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کے علاوہ پشاور کے احباب جماعت اور ائیر فورس کے اعلیٰ افسران نے شمولیت فرمائی۔ احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مثمر بثمراتِ حسنہ فرمادے اور دینی و دنیوی برکات و ترقیات کا موجب بنا دے۔

آمین

(خاکسار اخوند فیاض احمد)

اولادِ نرینہ
سے محروم گھر ہم سے رابطہ پیدا کریں!
فضلِ عمرؓ دواخانہ گولبازار ربوہ

○ وی سی آر ○ ٹیلیویژن ○ ٹیپ ریکارڈ ○ ٹرانسسٹر
○ چینجر اور الیکٹرک ریڈیو کی معیاری مرمت کے سپیشلسٹ
ڈان — محلہ دار البرکات ربوہ

ضروری اعلان

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل دیالگڑھی صاحب توسیع اشاعت ریویو آف ریلیجنز کے لئے مورخہ ۹ جون تا ۱۶ جون لاہور کا دورہ کر رہے ہیں احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

خاکسار مینجنگ ایڈیٹر
ریویو آف ریلیجنز ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی
خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ۔ فون ۵۳۵